REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اَز الفضل بیدِ اللّٰہ یُؤتیہِ من یشآءُ عسیٰ اَن یبعثک ربّک مقاماً محمودًا

الفضل

تار کا پتہ: الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

خطبہ نمبر ۵

لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم سہ شنبہ

۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۲ھ

جلد ۴۲/۷ ۳ فروری سنہ ۱۹۵۳ء - ۳ تبلیغ ۱۳۳۲ھش نمبر ۲۹

اخبار احمدیہ

ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آمدہ اطلاعات مندرجہ ذیل ہیں:۔

۲۸ جنوری۔ ہلکا سا بخار اور سر درد ہے۔

۳۰ جنوری۔ بخار کی کیفیت ابھی باقی ہے طبیعت پورے طور پر ٹھیک نہیں ہوئی۔

۳۱ جنوری۔ پاؤں میں درد زیادہ ہے

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں

لاہور ۲ فروری۔ محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی حالت میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ کمزوری بے حد ہے۔ احباب محترمہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جاوداتی زندگی پر یہی بڑی بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاوداتی جاری ہے۔ اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے۔ وہ بلاشبہ قبر سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اس کے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں۔ اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اس سے ہم کلام ہوتا ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۲)

مبلغین اسلام سنگاپور پہنچ گئے

سنگاپور ۲ فروری۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب مبلغ سنگاپور بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم قریشی فیروز محی الدین صاحب اور مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو آج بعافیت سنگاپور پہنچ گئے۔ احباب ہر دو مبلغین کے لئے تبلیغی میدان میں فائز و کامران ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خوفناک سیلابوں نے مغربی یورپ میں طوفانِ نوح کا منظر پیش کر دیا

ایک ہزار آدمیوں سے زیادہ ہلاک ہزاروں گھرانے بے خانماں اور تین جہاز غرق ہو چکے ہیں

لنڈن ۲ فروری۔ مغربی یورپ میں زبردست طوفان اور ہولناک سیلاب نے موت اور تباہی کا منظر پیش کر رکھا ہے۔ اب تک ایک ہزار اشخاص سے زیادہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور مرنے والوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ ہالینڈ میں سرکاری اندازہ کے مطابق اڑھائی سو آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن اٹالنس فرانس نے ہیگ سے خبر دی ہے کہ طوفان سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۴۴۳ تک پہنچ گئی ہے۔ اور ہزاروں خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ ہالینڈ میں تین صدیوں کی مسلسل اور ان تھک کوششوں کے بعد سمندر پر جو پشتے بنائے گئے تھے۔ وہ سمندر کی ہلاکت خیز موجوں کی تاب نہ لا کر ٹوٹ گئے۔ جس سے سینکڑوں میل کا ساحلی علاقہ زیر آب ہو گیا ہے۔ انگلستان کے مشرقی ساحل پر اب تک ایک سو پانچ آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ دریائے ٹیمز کے دہانے کے ایک جزیرہ کینوی میں ڈیڑھ سو آدمی ہلاک ہو گئے۔ اور پانچ لاپتہ ہیں۔ دہانے کے چھوٹے چھوٹے جزیرے طوفان اور سیلاب کی وجہ سے بہ گئے ہیں۔ اور ایک جزیرے میں ۷۰ آدمی ڈوب کر مر گئے۔ بیلجیم میں سیلاب کی تباہ کاری سے لاکھوں فرانک کا نقصان ہو چکا ہے۔ فرانس میں بھی طوفان کی وجہ سے لاکھوں ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے۔ جرمنی سے ۱۰ آدمیوں کے ہلاک ہونے کی خبر آئی ہے۔ اب یہ طوفان پولینڈ اور روس کا رخ کر رہا ہے۔

طوفان سے متاثر تمام مغربی یورپ میں ہوائی جہازوں اور ریلوں کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے ٹیلیفون اور تار کے سلسلے کٹ چکے ہیں۔ طوفانی لہروں کی زد میں آ کر ۳ جہاز غرق ہو چکے ہیں اور ۲۲ جہاز طوفان میں بری طرح گھرے ہوئے ہیں ہالینڈ میں نہایت تیزی سے امدادی کام کا سلسلہ جاری ہے۔ برطانیہ کے چار ہیلی کاپٹر اور جرمنی سے برطانوی اور امریکی فوجیں سیلابی علاقے کو روانہ ہو گئی ہیں۔

ظفر اللہ خان کی وزیر تعلقات دولت مشترکہ سے ملاقات

لنڈن ۲ فروری۔ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان نے جو کشمیر کے متعلق کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے جینوا جا رہے ہیں۔ آج لنڈن میں تعلقات دولت مشترکہ کے وزیر سے ملاقات کی۔ آپ کل جینوا روانہ ہوں گے۔ ڈاکٹر فرینک گراہم آج جینوا پہنچ گئے۔

آزاد کشمیر میں یوم شجر کاری

مظفر آباد ۲ فروری۔ کل آزاد کشمیر میں درخت لگانے کا ہفتہ شروع ہوا۔ اور پہلے روز کئی ہزار پودے لگائے گئے۔ اس سال اڑھائی لاکھ پودے لگانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ چین کے سمندروں سے ہٹا لیا جائیگا۔

واشنگٹن ۲ فروری۔ حکومت امریکہ آج تمام حلیف ملکوں کو اپنے اس فیصلے کی اطلاع دے رہی ہے کہ وہ چین کے سمندروں سے ساتواں امریکی بیڑہ واپس بلا رہی ہے۔ آج رات صدر آئزن ہاور کانگرس کے اجلاس میں اپنی پہلی تقریر کر رہے ہیں۔ جس میں وہ امریکی بحری بیڑہ کی واپسی کا بھی اعلان کریں گے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا ہر نیا صدر اپنی پہلی تقریر میں بتاتا ہے۔ کہ اس کے دور حکومت میں ملک کی داخلی اور خارجی پالیسی کیا ہوگی۔ امریکہ کا ساتواں بحری بیڑہ کمیونسٹ چین کو فارموسا پر حملے کرنے سے روکنے اور نیشنلسٹ چین کی فوجوں کو سرزمین چین پر حملہ کرنے سے روکنے کے لئے ۱۹۵۰ء میں چین کے سمندروں میں بھیجا گیا تھا

مبصرین کا کہنا ہے کہ چین کے سمندروں میں سے امریکی بیڑہ ہٹا لینے سے نیشنلسٹ چین کی فوجوں پر کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ یہ فوجیں کچھ عرصہ تک چین کی سرزمین پر چھوٹے چھوٹے چھاپے ہی مار سکیں گی۔

دولتانہ کا دورہ منٹگمری

لاہور ۲ فروری۔ وزیر اعلےٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کل صبح منٹگمری کے ایک روزہ دورہ پر جا رہے ہیں۔

مسئلہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر رالف بنچ کا بیان

کراچی ۲ فروری۔ اقوام متحدہ کے نگران شعبہ کے صدر ڈاکٹر رالف بنچ نے آج نئی دہلی سے کراچی پہنچ کر کہا ہے کہ مجھے امید ہے کہ جینوا کانفرنس میں کشمیر کا جھگڑا طے ہونے میں کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور ہوگی۔ سلامتی کونسل کی طرف سے اس مسئلہ کے تصفیہ میں جو دیر ہو رہی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ دو ملکوں کو قریب تو لا سکتی ہے مگر اپنا فیصلہ ماننے پر مجبور نہیں کر سکتی

صوبہ جموں میں بدنظمی

سرینگر ۲ فروری۔ جموں سے تقریباً ۳۰ میل کے فاصلہ پر پرجا پریشد کے ایک ہزار کارکنوں پر پولیس نے اشک آور گیس پھینکی۔ یہ گروہ لگان جمع کرنے والوں کو لگان وصول کرنے سے روک رہا تھا۔ صوبے کے کئی بڑے شہروں میں ہڑتالیں کی گئیں۔ اور جلوس نکالے گئے۔

لاہور میں سستے دودھ کی دکانیں

لاہور ۲ فروری۔ لاہور میں سستا دودھ مہیا کرنے کے لئے امداد باہمی کے طریقے پر کئی ڈپو کھولے جائیں گے ان ڈپوؤں پر دودھ کو محکمہ امداد باہمی کے دودھ اور گھی کو فروغ دینے والے شعبے کے زیر نگرانی رکھا جائے گا اس پر لیبل لگائے جائیں گے اور تقسیم کیا جائے گا۔

اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ ہندوستان نہری پانی کی بات چیت ختم ہونے سے پہلے پانی کی بہم رسانی بند کر دے گا (ناظم الدین)

کراچی ۲ فروری۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے کہا ہے کہ عالمی بنک کے ماہروں اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان مغربی پاکستان کی نہروں میں پانی کی بہم رسانی کے متعلق بات چیت ہو رہی ہے۔ اور اس امر کا اندیشہ نہیں ہے۔ کہ ہندوستان بات چیت ختم ہونے سے پہلے پانی کی بہم رسانی منقطع کر دے گا۔ خواجہ ناظم الدین پنجاب اور ریاست خیرپور کا تین روزہ دورہ ختم کر کے آج کراچی پہنچے۔ واپسی پر انہوں نے اخباری نمائندوں کو یہ بیان دیا۔ آپ نے کہا پنڈت نہرو سے میری جو خط و کتابت ہوئی ہے۔ اس کے شائع ہونے کا انتظار کیجئے۔ اور جنگ نہ کرنے کے بارے میں ہندوستان نے جو پیشکش کی ہے۔ اس کے متعلق ہندوستانی اخبارات میں جو قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں ان کو کوئی اہمیت نہ دیجئے۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

موجودہ وقت کی قدر کرو اور اپنے لئے زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کی کوشش کرو

تا خدا تعالےٰ کے سامنے بھی تم سرخرو ہو جاؤ اور آئندہ نسلیں بھی تمہارا نام عزت سے لیں

ہمارے ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے کہ تحریک جدید ہمیشہ جاری رہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس مکرم سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تحریک جدید کے وعدوں کی میعاد

جو پاکستان کے لئے ہے ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے۔ غالباً میں نے ہندوستان اور بیرونی ممالک کے لئے کسی تاریخ کا اعلان نہیں کیا تھا لیکن اس سال بھی وعدوں کے لئے آخری تاریخ وہی ہے۔ جو پچھلے سالوں میں مقرر تھی۔ یعنی ہندوستان اور مشرقی پاکستان کے لئے اپریل تک کی میعاد ہے اور جون تک دوسرے ممالک کی میعاد ہے۔ مثلاً امریکہ ہے انڈونیشیا ہے۔ ویسٹ افریقہ ہے۔ جن میں ہماری زبان بولنے والے نہیں پائے جاتے۔ یا ہمارے ملک کے افراد کم ہیں۔

چونکہ اب صرف

ایک مہینہ باقی رہ گیا ہے

اس لئے جماعت کو میں پھر تحریک جدید کے وعدوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج قریباً دو ماہ ہو گئے کہ یہ تحریک ہوئی تھی۔ شروع شروع میں جس طرح وعدے آئے تھے۔ ان سے پتہ لگتا تھا۔ کہ جماعت اپنی ذمہ داری کو خوب سمجھ رہی ہے۔ اور اپنے فرض کو ادا کرنے کی طرف متوجہ ہے۔ لیکن جلسہ کے قریب آ کر وعدوں کے آنے میں سستی ہو گئی۔ اور شاید گزشتہ انیس سال کے عرصہ میں یہ پہلی سال ہے۔ کہ اس وقت تک گزشتہ سال جتنے وعدے آ گئے تھے۔ اس سال اس سے

تیس ہزار کے وعدے کم ہیں

اس میں کچھ حصہ تو وہ ہے۔ جس کا پاکستان کی انجمن سے تعلق نہیں۔ یعنی وہ ہندوستان کے وعدے جہاں سے پچھلے سال ۲۲ ہزار اور کچھ سو کے وعدے آئے تھے۔ اور اس سال ۱۲ ہزار اور کچھ سو کے وعدے آئے ہیں چونکہ یہ رقم وہیں وصول ہوتی ہے۔ اور وہیں خرچ ہوتی ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ وعدوں کے بھیجے جانے میں پوری توجہ نہ دی گئی ہو۔ یا جماعتیں یہاں وعدے بھیجنے کی ضرورت نہ سمجھتی ہوں۔ لیکن ہندوستان کے وعدوں کو چھوڑ کر پاکستان اور غیر ملکوں سے اس وقت تک جتنے وعدے آ جاتے تھے۔ اس سال ان میں بھی بیس ہزار کی کمی ہے۔ سابق دستور کے مطابق بجائے اس کے کہ ہر سال وعدوں میں زیادتی ہوتی اس سال وعدوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔

تحریک جدید کا دفتر جو

دفتر دوم

کہلاتا ہے۔ وہ اگرچہ اب ہمیشہ کے لئے ہے لیکن نام اس کا دفتر دوم ہی رہے گا۔ کیونکہ جب اس دفتر کا آغاز کیا گیا۔ تو اس کا نام دفتر دوم ہی رکھا گیا تھا۔ اب آئندہ لوگ اس دفتر میں شامل ہوں گے۔ صرف یہ ہوگا۔ کہ ہر شخص کا کھاتہ الگ الگ ہوگا۔ اور اس میں درج ہوگا۔ کہ اس نے کس وقت سے کس وقت تک اشاعت اسلام میں مدد دی ہے۔ ممکن ہے کہ بعد میں بعض اور ذرائع بھی استعمال کئے جائیں۔ کہ ان لوگوں کے نام یادگار کے طور پر محفوظ کر لئے جائیں۔ جنہوں نے اشاعت اسلام میں مدد دی۔ لیکن جیسا کہ میرا ارادہ ہے۔ ۱۹ سال کے پورا ہونے پر جن لوگوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے (اگرچہ یہ چندہ جاری رہے گا۔ لیکن جن لوگوں نے اس وقت تک اس تحریک میں حصہ لیا ہے) ان کے نام ریکارڈ میں محفوظ کر لئے جائیں۔ میرا ارادہ ہے کہ انیس سال کے اختتام پر ایک رسالہ شائع کیا جائے۔ اور اس میں ان سب لوگوں کے نام لکھے جائیں۔ جنہوں نے

اشاعت اسلام

میں انیس سال تک مدد دی۔ اور پھر وہ رقم بتائی جائے۔ جو انہوں نے اس تحریک کے ماتحت اشاعتِ اسلام کے لئے دی۔ اس طرح آئندہ بھی اس رنگ میں مختلف اوقات پر مختلف طریقے استعمال کئے جائیں گے جن سے ان لوگوں کے نام بطور یادگار محفوظ کر لئے جائیں گے۔ تا بعد میں آنے والے ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اور ہم آئندہ آنے والوں کے سامنے ان لوگوں کی مثال پیش کر سکیں۔ لیکن یاد رکھو یہ چندہ عمر بھر کے لئے ہے۔ اور

یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے گی

بلکہ ہماری فطرت اور ہمارے ایمان کو اس سے انکار کرنا پڑے گا۔ اس چیز کو ناپسند کرنا پڑے گا کہ کسی وقت بھی یہ چندہ ان سے جاتا رہے۔ اور کہا جائے کہ آئندہ تم سے یہ چندہ نہیں لیا جائے گا۔

جس طرح ہم یہ پسند نہیں کرتے۔ ہم یہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ ہم اس کا خیال بھی نہیں کر سکتے کہ کوئی شخص ہماری طرف یہ بات منسوب کرے۔ بلکہ ہم اسے برا مانتے اور گالی تصور کرتے ہیں کہ کوئی ہمیں کہے کہ تم کسی وقت جا کر باوجود صحت اور طاقت کے روزہ چھوڑ دو گے۔ جس طرح ہم یہ پسند نہیں کرتے۔ ہم یہ سننے کی برداشت نہیں کرتے کہ کوئی کہے کہ باوجود اس کے کہ تمہارے پاس مال ہوگا لیکن کسی وقت جا کر تم زکوٰۃ نہیں دو گے۔ جس طرح ہم یہ پسند نہیں کرتے۔ ہم یہ سننا برداشت نہیں کرتے۔ کہ کسی وقت جا کر ہم باوجود طاقت اور قوت اور مالی وسعت کے حج نہیں کریں گے۔ جس طرح ہم یہ سننا پسند نہیں کرتے۔ کہ کوئی کہے ایک دن ایسا آئے گا۔ جب تم سچ کو چھوڑ دو گے۔ جس طرح ہم یہ نہیں سن سکتے۔ کہ کوئی شخص ہماری طرف یہ منسوب کرے۔ کہ کچھ دنوں کے بعد یا دس بیس سال کے بعد تم دیانت چھوڑ دو گے جس طرح ہم یہ نہیں سن سکتے۔ کہ ہمارے متعلق کوئی کہے کہ پندرہ بیس سال تک تو تم

عدل و انصاف سے

کام لو گے۔ لیکن اس کے بعد تم عدل و انصاف کو چھوڑ دو گے۔ اور تم ظالم بن جاؤ گے۔ اسی طرح ہم یہ بھی پسند نہیں کرتے۔ ہم یہ بھی سن نہیں سکتے کہ کچھ عرصہ تک تو ہم پر جہاد جس رنگ میں بھی وہ اس زمانہ میں ہم پر فرض ہے واجب رہے گا اور پھر ہمیں معاف ہو جائے گا۔ اور ہم اسے چھوڑ بیٹھیں گے۔ اگر ہمیں روٹی کھانا معاف نہیں ہو سکتا اگر ہمیں پانی پینا معاف نہیں ہو سکتا۔ اگر ہمیں کپڑا پہننا معاف نہیں ہو سکتا۔ تو روحانی زندگی کے سامان کیسے معاف ہو سکتے ہیں۔

پس یہ تحریک ہے تو دائمی اور نہ صرف دائمی ہے۔ بلکہ ہمارے

ایمان اور اخلاص کا تقاضا ہے

کہ یہ تحریک ہمیشہ جاری رہے۔ جس طرح روٹی کھانا دائمی ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہم پر روٹی کھانا واجب نہیں کیا۔ لیکن جب ہمیں روٹی نہیں ملتی۔ تو ہم چلاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں روٹی دے۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ بیس سال تک روٹی کھائی ہے۔ اب کہہ دیا گیا ہے۔ کہ تم روٹی نہ کھاؤ۔ تو چلو چھٹی ہوئی ہمیں روٹی نہ ملے۔ تو ہم اس پر خوش نہیں ہوتے۔ بلکہ ہم

خدا تعالےٰ کے سامنے

گڑگڑاتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں کھانا دے۔ انجیل میں بھی یہ دعا سکھائی گئی ہے۔ کہ اے خدا تو ہماری روز کی روٹی ہمیں بخش۔ پس اگر

ہمیں روٹی ملتی ہے تو ہم خدا تعالیٰ کے ممنون ہوتے ہیں اور اگر روٹی نہیں ملتی تو ہم متفکر ہوتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں۔ روتے ہیں۔ چلاتے ہیں کہ وہ ہمیں روٹی دے۔ اسی طرح اشاعت دین کی بھی ہمیں ضرورت ہے۔ اگر ہمیں اشاعت دین کی توفیق ملتی ہے تو ہم خدا تعالیٰ کے ممنون ہوتے ہیں اور اگر ہمیں

اشاعت دین کی توفیق

نہیں ملتی تو ہم شکر نہیں کرتے بلکہ ہم خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں کہ اس نے ہم میں کیوں ضعف پیدا کر دیا ہے۔ ہم دین کی خاطر کیوں اتنی قربانی نہیں کر سکتے جتنی قربانی ہم پہلے کرتے تھے۔ یہی ایمان کی ایک زندہ علامت ہے۔ اگر یہ علامت نہیں پائی جاتی تو سمجھ لو کہ ایمان بھی نہیں پایا جاتا۔ پس جہاں تک چندے کا سوال ہے میں اس کی نوعیت بتا چکا ہوں۔ بار بار بتانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ جن لوگوں نے پہلے نہیں سنا تھا وہ اب سن لیں۔ اور پھر بسا اوقات سستی اور غفلت ہو جاتی ہے اور دوبارہ بیان کرنے سے انسان کو موقع مل جاتا ہے کہ وہ سستی اور غفلت کو ترک کر کے بیدار ہو جائے اسے اس طرف توجہ ہو جائے۔ لیکن ہمیں یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ بعض مراحل پر آ کر انسان کو خاص اخلاص اور جوش دکھانا پڑتا ہے۔ جب پہلی تحریک کے جتنے سال مقرر تھے ختم ہونے لگے تو جماعت نے غیر معمولی طور پر اس سال وعدے کئے اور اتنے غیر معمولی طور پر کئے کہ بعد میں بھی وعدوں کی تعداد اس حد تک نہیں پہنچی۔ اسی طرح اب یہ انیس سالہ دور ختم ہونے والا ہے۔ یہ غیر معمولی دور ہے۔ اگرچہ ہم بعد میں بھی چندہ دیں گے لیکن یہاں یہ دور ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے ہم سابقون الاولون اور دفتر اول والے کہلاتے تھے۔ یہاں

ایک مرحلہ ختم ہو جاتا ہے

اس لئے میری تجویز ہے کہ انیس سال کے خاتمہ پر ان لوگوں کی قربانیوں کا ریکارڈ رکھنے کے لئے ایک رسالہ شائع کر دیا جائے تا لوگوں کے لئے ان کی ایک مثال قائم ہو جائے۔ شاید سردی کی وجہ سے جو ان دنوں خاص طور پر پڑ گئی ہے۔ جماعتیں اس سال دیر سے وعدے لکھوا رہی ہیں اس لئے وعدے گذشتہ سال کی نسبت کم آئے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں ان دنوں وعدے دوبارہ آنے شروع ہو جاتے تھے۔ لیکن اس سال جلسہ سالانہ کی وجہ سے وعدوں کی آمد میں جو روک پڑ جاتی ہے وہ برابر جاری ہے۔ اس کی وجہ سے بجائے اس کے کہ پچھلے سال سے اس وقت تک زیادہ وعدے آ جاتے بیس ہزار کے وعدے کم آئے ہیں۔ اس لئے میں پھر جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وقت تھوڑا ہے تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور جلد سے جلد وعدے لکھواؤ اور انہیں پورا کرنے کی کوشش کرو۔ میں

دفتر دوم والوں کو

بھی توجہ دلاتا ہوں۔ اس سال دفتر دوم والوں کی کوشش ہے کہ دو اڑھائی لاکھ کے وعدے آ جائیں تا پنشن پانے والوں اور وفات پا جانے والوں کی وجہ سے وعدوں میں جو کمی آ گئی ہے وہ پوری ہو جائے اسی لئے دفتر دوم والوں کو بھی خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے وعدوں کو اس سال کم از کم دو اڑھائی لاکھ تک پہنچا دینا چاہیئے۔ یاد رکھو کہ اس وقت اشاعت دین کا کام تم ہی کر رہے ہو۔ تمہارے سوا اور کوئی نہیں رہا۔ دنیا میں صرف تم ہی ایک جماعت ہو جو خدا تعالیٰ کے دین کے جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہو۔ تمہیں شکوہ ہوگا کہ تمہیں وہ لوگ ہو جنہیں خارج از اسلام کہا جاتا ہے۔ تمہیں وہ لوگ ہو جن کے خلاف مولوی اکٹھے ہو کر کفر کے فتوے لگاتے ہیں۔ لیکن یہ شکوہ کی بات نہیں اس سے تو

تمہارے کام کی عظمت اور شان

اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایک شخص دین کی اس لئے خدمت کرتا ہے کہ اسے اس کا بدلہ ملے گا۔ ایک شخص دین کی خدمت کرتا ہے اور اسے اس کا بدلہ نہیں ملتا۔ اور ایک شخص دین کی خدمت کرتا ہے اور اسے نہ صرف اس کا بدلہ نہیں ملتا بلکہ الٹا اسے جھاڑیں پڑتی ہیں۔ اسے برا بھلا کہا جاتا ہے گالیاں دی جاتی ہیں۔ تم دیکھو ان تینوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ آیا اس شخص کا درجہ بڑا ہوتا ہے جو دین کی خدمت کرتا ہے اور اسے اس کا معاوضہ ملتا ہے یا اس شخص کا درجہ بڑا ہوتا ہے جو دین کی خدمت کرتا ہے اور اسے اس کا معاوضہ نہیں ملتا۔ یا اس شخص کا درجہ بڑا ہوتا ہے جو دین کی خدمت کرتا ہے اور نہ صرف یہ کہ اسے اس کا بدلہ ہی نہیں ملتا بلکہ الٹا اسے جھاڑیں پڑتی ہیں۔ اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ صاف بات ہے کہ جو شخص ان حالات میں

خدمت دین کرتا ہے

کہ نہ صرف یہ کہ اسے اس خدمت کا معاوضہ نہیں ملتا بلکہ اسے الٹا جھاڑیں پڑتی ہیں۔ اسے گالیاں دی جاتی ہیں۔ اس کا درجہ ایمان اس شخص سے بلند ہے جو خدمت دین کرتا ہے اور اسے اس کا معاوضہ ملتا ہے یا خدمت کرتا ہے اور اسے اس کا معاوضہ نہیں ملتا۔ لیکن جھاڑیں بھی نہیں پڑتیں۔ درحقیقت محبت کامل کا معیار ہی یہی ہوتا ہے۔ اگر میں غلطی نہیں کرتا تو غالباً ابراہیم ادھم سے کسی نے جنت سے دوزخ اور جنت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا مجھے جنت اور دوزخ سے کیا غرض ہے۔ خدا تعالیٰ جہاں مجھے رکھنا پسند کرے گا۔ میں رہوں گا۔ اگر وہ مجھے جنت میں رکھنا پسند کرے گا۔ تو میں جنت کو پسند کرونگا۔ اور اگر وہ مجھے دوزخ میں رکھنا پسند کریگا۔ تو میں دوزخ ہی کو پسند کرونگا۔ پس جو شخص قطع نظر کسی معاوضہ کے دین کی خدمت کرتا ہے بلکہ نہ صرف قطع نظر کسی معاوضہ کے دین کی خدمت کرتا ہے بلکہ اسے معلوم ہے کہ اسے بجائے کسی معاوضہ کے الٹا جھاڑیں پڑیں گی۔ اور اسے گالیاں کھانی پڑیں گی۔ لیکن وہ پھر بھی خدمت سے باز نہیں آتا۔ وہ یقیناً

خدا تعالیٰ کی محبت

اور اس کے پیار کو جذب کرنے والا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ جب قیامت کے دن سب لوگ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوں گے۔ تو انبیاءؑ کے بعد سب سے مقدم وہ شخص ہوگا جس کو دین کی خدمت کا نہ صرف یہ کہ معاوضہ نہ ملا۔ بلکہ اسے جھاڑیں پڑیں۔ اسے گالیاں کھانی پڑیں۔ لیکن وہ خدمت سے پھر بھی باز نہ آیا۔ اگر روزہ رکھنے والوں کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کہے گا۔ کہ ان کا معاوضہ میں ہوں۔ تو یقیناً وہ لوگ جنہوں نے دین کی خدمت کی اور اس حالت میں خدمت کی کہ نہ صرف یہ کہ انہیں کوئی معاوضہ نہ ملا بلکہ انہیں جھاڑیں پڑیں انہیں برا بھلا کہا گیا۔ انہیں گالیاں دی گئیں۔ انہیں واجب القتل قرار دیا گیا انہیں اخراج عن الوطن کی دھمکیاں دی گئیں۔ انہیں خدا تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا کہ اگر انسانوں کے پاس تمہارے لئے کوئی جگہ نہیں تو تمہاری جگہ میری گود میں ہے۔ اور اگر انسانوں کے نزدیک تم واجب القتل قرار دیئے گئے تھے لیکن تم نے دین کی خدمت پھر بھی نہ چھوڑی۔ تو تمہیں ہمیشہ کے لئے زندہ رکھنا مجھ پر فرض ہے۔ پس تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے اس نعمت کے دروازے کھولے ہیں جس کے دروازے سینکڑوں سال سے دوسروں پر نہیں کھولے گئے۔ سینکڑوں سال گذر گئے اور دنیا اس نعمت سے محروم رہی جب اسلام ترقی پر تھا اس وقت اسلام کی خدمت کرنے والوں کی تعریف کی جاتی تھی۔ ان کی قدر کی جاتی تھی۔ لیکن آج جب اسلام نہ صرف باطنی لحاظ سے بلکہ ظاہری لحاظ سے بھی گر چکا ہے۔ وہ نہ غیر مسلموں کے نزدیک مقبول ہے نہ مسلمانوں کے نزدیک مقبول ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی قبولیت اور اپنا دست محبت تمہاری طرف بڑھاتا ہے وہ تمہیں اپنی محبت اور پیار کی بشارت دیتا ہے۔ پس تم اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور

اپنے فرائض کو ادا کرو

اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رحمتیں اور برکتیں تمہیں ملتی ہیں۔ تم انہیں زیادہ سے زیادہ حاصل کرو ایسا زمانہ بہت کم آتا ہے۔ اور مبارک ہوتے ہیں وہ لوگ جو ایسے زمانہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخ سے دور اور خدا تعالیٰ کی جنت کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ جو کہا ہے۔ کہ اس دن جنت قریب کر دی جائے گی۔ اس کا بھی یہی مفہوم ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایسی جماعت کھڑی کر دے گا۔ جو دین کی خدمت کرے گی۔ اور نہ صرف یہ کہ اسے اس خدمت کا کوئی معاوضہ نہیں ملے گا۔ اسے جھاڑیں پڑیں گی۔ اسے گالیاں دی جائیں گی۔ دنیا اسے دھتکارے گی۔ کہ وہ کیوں خدا تعالیٰ کی ہو گئی ہے۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے دین کی کیوں خدمت کر رہی ہے۔ اس لئے لازمی طور پر خدا تعالیٰ اسے قبول کرے گا۔ پس تم ان وقتوں کی قدر کرو۔ اور اپنے لئے

زیادہ سے زیادہ ثواب

حاصل کر لو۔ تا خدا تعالیٰ کے سامنے بھی تم سرخرو ہو جاؤ۔ اور آئندہ نسلوں کے سامنے بھی تمہارا نام عزت سے لیا جائے۔

یوم مصلح موعود — ۲۰ فروری

بدستور سابق امسال بھی تقریب المصلح الموعود مورخہ ۲۰ فروری بروز جمعۃ المبارک منائی جائیگی۔ احباب اس مبارک تقریب کو پورے اہتمام کے ساتھ منانے کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے المصلح الموعود کی پیشگوئی کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔

التبلیغ جلد اول ٹریکٹ نمبر ۷، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۷، ۱۸ (جس میں اس پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے) سے استفادہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یہ تمام نمبر جماعتوں کو بھیج دیئے گئے ہوئے ہیں۔ اب بھی جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ دفتر نشر و اشاعت سے منگوا سکتی ہیں۔

تقریب یوم مصلح موعود

"سبز اشتہار" کی قیمت میں خاص رعایت

یوم مصلح موعود قریب آ رہا ہے۔ اس دن دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ "سبز اشتہار" کو تقسیم کریں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر اعتراضات کا جوابات دیتے ہوئے مصلح موعود کی فضیلت بیان فرمائی۔ جو جماعتیں تقسیم کے لئے "سبز اشتہار" منگوائیں۔ انہیں خاص رعایت دی جائے گی۔ سبز اشتہار کی قیمت ۴/ فی نسخہ ہے۔ لیکن ایک سو یا اس سے زائد خریدنے والوں سے بیس روپے فی سینکڑہ کے حساب سے قیمت وصول کی جائیگی۔

انچارج تالیف و تصنیف انجمن احمدیہ ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۳ر فروری ۵۳ء

یہ کیا ہو رہا ہے؟

کل بروز اتوار باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کے زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری امام مسجد وزیر خاں صدر مجلس عمل نے ادا فرمائے۔ یاد رہے۔ کہ آل مسلم پارٹیز کنونشن مودودیوں اور احراریوں جیسے فتنہ پرداز فرقہ پرست اور اسلام اور پاکستان کے قدیم دشمن گروہوں کی بنائی ہوئی ہے۔ جس کے مسلم لیگی اخبار روزنامہ زمیندار کے میاں اختر علی خاں بھی نہایت سرگرم کرتا دھرتا ہیں۔ بلکہ مجلس عمل کے جلسے تو ہمیشہ آپ ہی کے زیر نگرانی اور زمیندار کے دفتر ہی میں ہوتے ہیں۔

مودودیوں اور احراریوں کو تو مسلمان عوام کا تمام سنجیدہ طبقہ اور پاکستان کا ہر بہی خواہ اچھی طرح پہچانتا ہے۔ اور ان کے ارادوں کو بھی خوب سمجھتا ہے۔ میاں اختر علی خاں اور آپ کے والد بزرگوار کی ہسٹری کو بھی ملک وقوم کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ ان کے تعارف کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اب رہے مولانا ابوالحسنات محمد احمد صاحب امام مسجد وزیر خاں اور صدر مجلس عمل تو ان کو بھی اکثر لوگ تو اچھی طرح جانتے ہیں۔ مگر ممکن ہے۔ بعض لوگ نہ جانتے ہوں اس لئے ہم ان کی توجہ ہفت روزہ عادل مورخہ ۲۶ر جون ۵۳ء کی طرف دلاتے ہیں۔ وہاں سے پڑھ لیا جائے۔ اس پرچے سے بہت سے متعلقہ انکشافات بھی ہوں گے۔ جن سے ہر کوئی اپنے ذوق اور اپنی ضرورت کے مطابق استفادہ کر سکتا ہے۔

یہ ہے وہ آل پارٹیز مسلم کنونشن جس کے زیر اہتمام کل باغ بیرون موچی دروازہ میں بقول روزنامہ تسنیم اور زمیندار وہ "عظیم الشان" اور "تاریخی" اجتماع ہوا۔ جس میں حکومت کو یا جیسا کہ تقریروں سے جن کی روئیداد تسنیم اور زمیندار میں شائع ہوئی ہے۔ ظاہر ہوتا ہے۔ الحاج خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کو دھمکیاں دی گئی ہیں۔ اور احمدی مسلمانوں کے خلاف انتہائی اشتعال انگیزی کر کے عوام کو "لاقانونی" کی تلقین کی گئی ہے۔

ہم حکومت کی توجہ صرف اس طرف دلاتے ہیں۔ کہ ملک وقوم کا سنجیدہ طبقہ اور پاکستان کے بہی خواہ ہمہ تن سوال بنے پوچھ رہے ہیں۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ مودودیوں اور احراریوں کو جو مسلمہ طور پر پاکستان کے قدیم دشمن ہیں۔ اور فرقہ پرست مولویوں کو کیوں اتنی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ کہ احمدی تو احمدی اب وہ خود حکومت کا منہ نوچنے کے لئے ناخن تیز کر رہے ہیں۔ شاید یہ خیال ہو کہ ان لوگوں کی ہڑبونگ سے کیا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ حکومت کی سخت غلطی ہے۔ تجربہ نے ہمیں سکھانا چاہیئے تھا۔ کہ جو سادہ دل بھولے بھالے لوگ ان کی اشتعال انگیز باتیں سنتے ہیں۔ وہ مشتعل ہو کر لاقانونی پر ضرور آمادہ ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ مودودیوں اور احراریوں کی ایسی ہی انگیخت سے پہلے کئی معصوموں کے قتل تک ہو چکے ہیں۔ مکان اور دوکانیں لوٹی جا چکی ہیں۔ مسجدیں جلائی جا چکی ہیں۔

پھر احمدی مسلمانوں کے خلاف ان فرقہ پرست مولویوں نے جو یہ اودھم مچا رکھا ہے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ علماء کو حکومت کے کسی کاروبار میں دخیل کرنے سے کیا نتیجے برآمد ہوں گے۔ ہم پہلے بھی عرض کر چکے ہیں۔ اور تمام ملک یک زبان ہو کر یہی آواز اٹھا چکا ہے۔ کہ ان متعصب تنگ دل حضرات کو جو نہ صرف تمام اسلامی فرقوں کو ہمیشہ خانہ جنگی میں مبتلا رکھیں گے۔ بلکہ تمام قوم کی جان کے لئے بھی آفت بنے رہیں گے۔ کسی طرح سے حکومت کے کاروبار میں دخیل کرنا ملک وقوم پر دیدہ و دانستہ تباہی لانے کے مترادف ہے۔

سیدھا سوال ہے۔ کہ جو لوگ انتہی شہ پر کہ ان کو وزیروں کے ساتھ بورڈوں کی صورت میں لیا جائے گا۔ حکومت کو اس طرح چیلنج دینے لگے ہیں۔ اور ملک میں "لاقانونی" اور "انارکی" پھیلانے کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اگر واقعی ان کو خدانخواستہ کوئی اختیارات دے بھی دیئے گئے۔ تو کیا ہو گا۔ آج یہ لوگ احمدی مسلمانوں کے خلاف اودھم مچا رہے ہیں۔ اور مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جائے۔ تو کیا کل شیعوں۔ وہابیوں اور دوسرے فرقوں کے خلاف یہ کچھ نہیں ہو گا۔ آخر حکومت کے پاس اس کی کیا ضمانت ہے۔ بلکہ آثار بتا رہے ہیں۔ کہ یہ ایک لامتناہی لعنت ہے۔

احمدی بے شک کمزور ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ان کے پاس زور و زر بھی ہوتا تو وہ اپنے عقیدہ سے مجبور ہو کر کہ "لاقانونی" خلاف اسلام ہے۔ اینٹ کا جواب پتھر سے کبھی نہ دیں گے۔ اور حکومت کو پریشان نہیں کریں گے۔ بلکہ امن کے قیام کے لئے نہ صرف حکومت سے تعاون کریں گے۔ بلکہ اس کے لئے مشکلات بھی برداشت کریں گے۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ دوسرے فرقے احمدی مسلمانوں کی طرح نہ تو کمزور ہیں۔ اور نہ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ ہم یہاں صرف شیعوں کی مثال دیتے ہیں۔ ارباب حکومت جانتے ہیں۔ کہ تبرّا اور مدح صحابہؓ کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہیں ہے۔ ایک بارود ہے۔ ایک ایٹم بم ہے۔ وہ اگر پھٹا تو؟ اور اگر ان فرقہ پرستوں کو اپنی سی کرنے دیا گیا۔ تو جلد ہی پھٹے گا۔ اس لئے ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ حکومت کو خوب سوچ سمجھ لینا چاہیئے۔ دستور ساز اسمبلی کو بھی غور کر لینا چاہیئے۔ کہ آیا یہ حضرات اس قابل ہیں۔ کہ اسلامی جمہوریت قانون سازی میں یا اخذ کسی طرح کی دخل اندازی کو برداشت کر سکے گی۔

یہ حضرات قرآن کریم کی ان تمام مقدس آیات کو جن میں قیام امن وصلح اور لا اکراہ فی الدین کی تعلیم اسلامی حکومتوں کی رہنمائی کے لئے بطور بنیادی اصولوں کے دی گئی ہے۔ منسوخ سمجھتے ہیں۔ یا ان کے بالکل قرآن کریم کی روح کے متضاد معنی کرتے ہیں۔ اور اپنے من گھڑت معنی ان میں ڈالتے ہیں۔ ایسے فرقہ پرست تنگ نظر مولویوں کو جو بھی اسلامی حکومت اپنے کاروبار میں دخیل کار بنائے گی۔ اس کو ملک وقوم کی تباہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ ان کا موجودہ ہنگامہ اس پر شاہد ہے۔

ان حضرات کا گمان ہے۔ کہ پبلک ان کی پشت پر ہے۔ چونکہ پبلک ان کے جلسے سنتی ہے۔ ان کے مطالبوں پر دستخط کرتی ہے۔ اس لئے ان کو وہم ہو گیا ہے۔ کہ پبلک ان کو چاہتی بھی ہے۔ بیشک غنڈے غدار اور فساد پسند عناصر کو وہ اشتعال انگیزیوں سے وقتی طور پر بھڑکا سکتے ہیں۔ لیکن ملک وقوم کی اکثریت ہرگز ان کی پشت پر نہیں ہے۔ اگر ان کو کوئی ایسا زعم ہے۔ تو ان کو انتخابات میں اسے ثابت کرنا چاہیئے۔ مگر انتخابات میں وہ بری طرح شکست کھا چکے ہوئے ہیں۔ اور اب فتنہ وفساد کے چور دروازے کے ذریعہ وہ اپنی مطلب براری کرنا چاہتے ہیں۔ یہ صاف ہے۔ اور ارباب حکومت کو ان کی ان چالوں کو سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہے۔

اور حکومت اس کا سہل ترین علاج بھی جانتی ہے کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ صرف اتنا عرض کرنا ہے۔ کہ انہوں نے بظاہر اب تک جو حوصلے پیدا کئے ہیں۔ تو وہ محض اس لئے کہ اس طرف شروع ہی سے جیسا کہ چاہیئے تھا۔ صحیح توجہ نہیں دی گئی۔ تاہم ابھی وقت ہے۔

اس ضمن میں ہم بہی خواہان پاکستان کے فائدہ کے لئے شیعہ اخبار ہفت روزہ "درنجف" مورخہ یکم فروری ۵۳ء سیالکوٹ کے افتتاحیہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو آج کے الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کیا گیا ہے۔

"آخر میں ہم یہ بھی عرض کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں کسی اسلامی سے اسلامی حکومت کو بھی یہ اختیار نہیں ہے۔ کہ جو لوگ اپنے آپ کو اپنی زبان سے مسلمان کہتے ہوں ان کو غیر مسلم قرار دے۔ اور یہ فرقہ پرست مولوی بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ یہ صحیح ہے۔ اس لئے حکومت کے لئے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے۔ کہ یہ حضرات محض فسادی ہیں۔ ملک میں فتنے اٹھانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے سوا ان کی اور کوئی غرض نہیں ہے۔ آج وہ احمدیت کی آڑ لیکر حکومت کو تنگ کر رہے ہیں۔ کل وہ شیعوں کی آڑ لیں گے۔ پرسوں کوئی اور فتنہ کھڑا کریں گے۔

آج پاکستان نئے ارادوں اور نئے عزائم کے ساتھ اسلام کے لئے معرض وجود میں لایا گیا ہے۔ تاریخ اسلامی سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیئے۔ کہ کس طرح ان فرقہ پرست مولویوں نے مسلمانوں کی عظیم الشان سلطنتوں کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ ہمیں سبق سیکھنا چاہیئے۔ اور اس فتنے کو پھر نہیں اٹھنے دینا چاہیئے۔ اور اس کو اٹھنے سے پہلے دبا دینا چاہیئے۔"

چو پر شد نشاید گذشتن ز پیل

علمائے کرام کیا کہنا!

علمائے کرام کیا کہنا!
عجز عالی مقام کیا کہنا!
عدلیہ کیا ہے ملک وقوم غلام
یہ شریعت کا دام کیا کہنا!
مقتدی مولوی ابوالحسنات
اور "زمیندار" امام کیا کہنا!
عبد حامد اور احتشام الحق
دو ہوا ایک بام کیا کہنا!
روح خوابیدہ اور تن بیدار
یہ مشی فی المنام کیا کہنا!
بیٹھیں گے مجلس تبرّا میں
مولوی احتشام کیا کہنا!
اور کفایت حسین کے ہے سپرد
"مدح" کا اہتمام کیا کہنا!
خوش ہے مودودیہ واحراری
روح فتنہ اسلام کیا کہنا!
علمائے کرام کیا کہنا!

دتنوی

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

شذرات

امن عالم کیلئے

ٹرومین نے امریکی کانگریس کو الوداعی پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو تجارتی پابندیاں دور کرکے پسماندہ ممالک کی اقتصادی امداد کرنا اور ان کے معیار زندگی کو بلند کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کی خوشحالی کی خاطر امن عالم کے مفاد کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

ٹرومین کے یہ الفاظ اس قابل ہیں کہ امریکہ کی تاریخ میں انہیں سنہری نقطوں سے لکھا جائے اور نئے صدر جنرل آئزن ہاور اپنا آئندہ پروگرام مرتب کرتے وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ کیونکہ امن عالم کے قیام میں اس سے کافی مدد مل سکتی ہے۔

اسجگہ ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ سابق صدر امریکہ کے الفاظ میں امن عالم کے قیام کا جو زبردست جذبہ دکھائی دے رہا ہے وہ ان کے عمل میں کہیں نظر نہیں آتا۔ پچھلے دنوں لبنان کے وزیر خارجہ نے یہ انکشاف کیا تھا کہ ان کے پاس ایسی اطلاعات موجود ہیں۔ جن سے ثابت کیا جا سکتا ہے کہ صدر ٹرومین نے ہی مغربی جرمنی پر زور ڈالا تھا کہ وہ اسرائیل سے تاوان جنگ کا معاہدہ کرے۔

اس ایک واقعہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے کہ ٹرومین اپنے عہد صدارت میں امن عالم کے قیام کے لئے کیا کچھ کرتے رہے ہیں

حقیقت یہ ہے کہ مسٹر ٹرومین زمیندار پارٹی کے لیڈر تھے اور جنرل آئزن ہاور تاجر پارٹی کے لیڈر ہیں۔ اس لئے مسٹر ٹرومین کا یہ فقرہ صرف نئے صدر کو مشکلات میں ڈالنے کی غرض سے ہے ورنہ وہ خود بھی اس پر عمل کرتے۔

ٹریبونل کا فیصلہ

ملک کے نامور اور شہرہ آفاق صحافی میاں محمد شفیع نے راولپنڈی سازش کے سلسلہ میں حکومت سے کہا ہے کہ:۔

"میں نہایت ادب اور زور سے عرض کرتا ہوں کہ حکومت کو رازوں والے (اگر کوئی راز تھے) حصوں کو چھوڑ کر ٹریبونل کے فیصلہ کو پبلک کے سامنے جلد از جلد رکھنا چاہیئے" (اقدام)

یہ سازش" قائد ملت نے مئی ۱۹۵۱ء میں پکڑی تھی۔ اور ابھی حال ہی میں ٹریبونل نے ملزمین کی سزا کا فیصلہ سنایا ہے۔ موجودہ صورت میں جبکہ سازش پر پونے دو سال بیت گئے۔ اور ملزمین بھی جیلوں میں نظر بند ہیں۔ حکومت سے ایسی درخواست کرنا غیر مناسب نہ ہوگا۔ رازوں والے حصوں کو چھوڑ کر وہ ٹریبونل کا فیصلہ ملک کے سامنے رکھدے تا عوام اس سے عبرت حاصل کریں۔ انہیں ملک کے سازشی دماغوں کو سمجھنے کی لیاقت پیدا ہو۔ اور ایسی تحریکیں ہماری ملکی سطح پر ابھرنے کی جرأت ہی نہ کریں۔

اور اگر کسی جج نے دوسروں سے کسی جگہ اختلاف کیا ہو تو اسے بھی ظاہر کرے کم سے کم اس امر کا تو فوری اعلان ہونا چاہیئے کہ کون کون سے مجرم پر کس دفعہ سے جرم ثابت کیا گیا ہے۔ کیونکہ فی الحال یہ فیصلہ ان امور کی اشاعت کے بغیر معمہ بنا ہوا ہے

لوگ حیران ہیں کہ اگر جنرل نذیر پر بغاوت کا الزام ثابت ہوا تو تا قیام عدالت کی سزا کے کیا معنے۔ یقیناً ججوں نے اس تفاوت کی وجہ بتائی ہوگی۔ مگر اخفا کی وجہ سے ان کی معقول بات کی سمجھ لوگوں کو نہیں آرہی۔

فلمی دنیا

حسام الدین صاحب اکبر (اقدام کے نامہ نگار) لندن سے لکھتے ہیں:۔

"لندن میں بہت سے ایسے سینما ہیں۔ جہاں صرف دنیا بھر کی خبروں کی فلمیں ہی دکھائی جاتی ہیں ان سینماؤں میں برطانیہ، امریکہ کینیڈا اور فرانس وغیرہ کی نیوز ریلیں باقاعدگی سے نمائش کے لئے پیش کی جاتی ہیں یہاں لوگوں میں ان فلموں اور خبروں کے دیکھنے کا بے حد شوق ہے"

اس ملک کے مقابل ہمارے یہاں یہ حالت ہے کہ اسجگہ نہ صرف ایسا کوئی سینما گھر نہیں۔ جہاں صرف دنیا کی خبریں دکھائی جاتی ہوں۔ بلکہ سوء قسمتی سے سینما بازی کے نشہ نے دماغوں کو کچھ اس طرح ماؤف کر دیا ہے کہ وہ مادھوبالا یا جہاں آرا کے گانوں کے بغیر فلم کو فلم ہی نہیں سمجھتے اور اگر کسی لمحہ یہ بات اڑ جائے کہ آج کے شوؤں میں گانے نہ ہوں گے تو شاید پیلس، پلازا اور کیپیٹل کی شاندار عمارتیں شہر خموشاں میں بدل جائیں

حکومت اگر اس ماحول کو بدلنے کے لئے کوئی معین پالیسی اختیار کرے اور فلم پروڈیوسر کمپنیاں حکومت سے تعاون کرتے ہوئے آہستہ آہستہ محبت و عشق کی داستانوں میں کمی کرنا شروع کر دیں اور تاریخی اور معلوماتی فلموں کے ذریعہ ملک کی خدمت کرنے کا عزم صمیم کر لیں تو تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارے نوجوانوں کی علمی و اخلاقی زندگی پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ اور کفر و بے حیائی کے اڈے بھی علم و اخلاق کے معیاری کالج بن جائیں گے۔

نیک فال

ایک صاحب علم دوست "اقدام" میں لکھتے ہیں:۔

"اگر کمیٹی کی سفارشات ججوں کی توں منظور کر لی گئیں۔ تو پاکستان کے اندر دوبارہ ملوکیت اور ملائیت کا دور دورہ ہوگا۔ ملائیت ملوکیت کی پشت پناہی سے ملک کے اندر وہ فتنے اور فساد کرائے گی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملے گی۔ ہر وہ مسلمان جو ان کے خلاف رائے دیگا۔ یا ان پر تنقید کریگا خواہ وہ قرآن کی تعلیم کے عین مطابق ہو اس کو مرتد قرار دے دیں گے۔ جو ملاؤں کی سزا کے مطابق قتل کی سزا کا مستوجب ہوگا"

ملائیت" کے خلاف ملک کے ذی شعور طبقہ کی بیداری ہمارے ملک کے لئے نہایت نیک فال ہے اور اس کے درخشندہ مستقبل کا واضح ثبوت ہم "ملاازم" کے علمبرداروں کو مشورہ دیں گے۔ کہ وہ ہمارے روشن مستقبل کو تاریک کرنے کا خیال ترک کر دیں۔

ڈوب رہے ہیں

ماسٹر تاجدین صاحب نے کہا ہے کہ:۔

"ہم نے حکومت کو ایک ماہ کی مہلت دی ہے۔ اگر ایک ماہ کے بعد بھی حکومت نے کوئی نوٹس نہ لیا (یعنی احمدیوں کو اقلیت نہ قرار دیا تا قل) تو پھر ہم خود پاؤں ماریں گے۔ اور جس طرح ڈوبنے والا سہارا دینے والے کی ہر وہ پہلی چیز مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیتا ہے جو اس کے ہاتھ میں آتی ہے۔ ہم بھی ہمارا جہاں ہاتھ پہنچے گا اس چیز کو پکڑ لیں گے۔ خواہ وہ خواجہ ناظم الدین کا گریبان ہو یا کسی اور کا"

(آزاد ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

ماسٹر تاج دین کے یہ الفاظ الم و یاس کی مجسم تصویر ہیں۔ اور صاف اعلان کر رہے ہیں کہ کشتی احمدیت کو ڈبونے کا ارادہ رکھنے والے احراری خود ڈوب رہے ہیں۔ وہ آہ و پکار میں مصروف ہیں۔ باقی ماسٹر صاحب کو یہ بات فراموش نہ کرنی چاہیئے کہ ڈوبنے والوں کے اگر یہی ارادے ہیں۔ تو انہیں خواجہ صاحب موصوف کو سہارا دینے کی ضرورت ہی کیا پڑی ہے۔

کلام الٰہی کا نظارہ

ملتان کے ایک احراری سائیں نے فیض محمد صاحب بدعا کو جن کے جلسہ سالانہ کے تاثرات "احمدیوں کے اجتماع" کے عنوان سے اقدام میں شائع ہو چکے ہیں) مخاطب کرتے ہوئے گوہر افشانی کی ہے کہ:۔

"کاش کہ آپ اپنی تاریخوں میں چنیوٹ شہر میں کلام الٰہی کے بیان کا نظارہ دیکھتے"

(آزاد ۲۱ جنوری ۱۹۵۳ء)

"رئیس الاحرار مولانا محمد علی جالندھری" نے چنیوٹ میں کذب و افتراء کے دریا بہاتے ہوئے کہا:

"ظفر اللہ ہی تھا جس نے لندن میں بیٹھ کر ... لڑائی بند کرائی"

(آزاد ۱۷ جنوری ۱۹۵۳ء)

کسے معلوم نہیں کہ (Cease Fire) کے موقعہ پر چوہدری صاحب نہ تو لندن میں تھے اور نہ وزیر دفاع تھے کہ لڑائی بند کرا دیتے۔ وزارت دفاع کا عہدہ اس وقت خاں لیاقت علی خاں کے پاس تھا۔ اور انہیں کے فیصلہ سے یہ کارروائی عمل میں آئی تھی۔ اندازہ کیجئے کہ ایک فقرہ میں دو جھوٹ بولنے والے احرار لیڈروں نے اپنے طول و طویل تقریروں میں کیا گل کھلائے ہونگے۔

سائیں صاحب فرمائیں کہ کیا احراری ڈکشنری میں کلام الٰہی کے معنے جھوٹ اور افترا پردازی کے ہوتے ہیں؟

آخری ہتھیار

آزاد کے "عتیق فکری" عقل و اسلام کی بندشوں سے آزاد ہو کر بندش نبوت کی ایک نرالی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اس سے بڑی رحمت اور کیا ہو سکتی ہے کہ آئندہ کے لئے نبوت کے تمام حقیقی اور ظلی دروازے بند کر دیئے جائیں اور بنی نوع انسان کو کفر جیسی ضلالت سے بچا لیا جائے۔ کیونکہ کفر ہی سب سے بڑی ضلالت ہے۔ جس نے کفر کیا ذلیل و خوار ہوا غور کیجئے انکار نبوت بھی تو کفر ہے اگر نبوت کا سلسلہ جاری رہتا تو بنی نوع انسان کفر کے چکر سے کبھی نہ نکل سکتے۔ تو کیا کفر کی رو سے بنی نوع انسان کو بچانا اس سے بڑی رحمت اور کوئی ہو سکتی ہے" (آزاد ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء)

"عتیق فکری" کے اس نظریہ کا سوائے اسکے اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ انبیاء علیہم السلام نعوذ باللہ ہدایت کا سرچشمہ نہ تھے ضلالت اور گمراہی کے طوفان تھے جن کی آمد سے بنی نوع انسان پر کفر جیسی لعنت مسلط کر دی گئی دوسری طرف خدا پر بھی اتہام آتا ہے کہ اس نے آغاز کائنات سے لیکر اسوقت تک ایک لاکھ چوبیس ہزار مرتبہ مخلوقات کو کفر و فسق کے سیلاب کی نذر کرنے کی کوشش کی العیاذ باللہ ذلیل و خوار کیا اور اس کی تباہی کے منصوبے باندھے نبی آتے نہ انسانیت کو ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ... ذرا پایہ

حضرت ام المؤمنین نور اللہ مرقدہا کے متعلق ایک اعلیٰ درجہ کا مبشر خواب

(از حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی بلندیٔ درجات پر یقین ہر احمدی کے لئے بے شک داخلِ ایمان ہے، مگر اس خواب نے مجھے اس قدر مسرور کیا کہ دل چاہا کہ اس کو سپردِ قلم کر کے سبھی بہن بھائیوں تک پہنچا سکوں تو خوب ہے۔

کل شب جمعہ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک دیوار پر ایک بچہ کی تصویر لگی ہے۔ جس کے گرد اندر بھی دو تین بچوں کی تصاویر ہیں۔ میں اس تصویر کو دیکھ کر پہچانتی ہوں اور کہتی ہوں کہ یہ تو بالکل میرے بھائی مبارک احمد (مرحوم) کی تصویر معلوم ہوتی ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے وہ تصویر زندہ بچہ بن کر دیوار سے اتر آتی ہے اور مبارک احمد میرے سامنے آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس کو مل کر مجھے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ مگر پہلی بات میں اس سے یہی کرتی ہوں کہ "تم اماں جان کے پاس رہتے ہو؟"۔ مبارک احمد جواب دیتا ہے کہ "ابھی تو مجھے وہاں ملنا ایسا نہیں گیا"۔ میں پھر دوسرا سوال کرتی ہوں کہ "آخر تم وہاں سے آئے ہو تم کو پتہ ہوگا بتلاؤ کیا اماں جان کی ملاقات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی ہے؟" اس پر وہ جواب دیتا ہے کہ "وہ تو وہاں ہی رہتی ہیں ان کے پاس"۔ میں پھر پوچھتی ہوں کہ "کیا اسی محل میں؟" مبارک احمد بڑے زور سے کہتا ہے۔ "محل کیا بلکہ ایک ہی کمرہ میں"۔ یہ سن کر ایک خوشی کی لہر میرے بدن میں دوڑ جاتی ہے اور میرے دل میں خیال آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ حضرت اماں جانؓ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمرے میں رہتی ہوں گی۔

میں اب کچھ نہیں بولتی۔ مگر مبارک احمد بچوں کے انداز میں بڑے جوش اور خوشی کے ساتھ کہتا ہے کہ "وہ جگہ تو بس عجیب ہی چیز ہے۔ بس کچھ نہ پوچھو وہ ایسی جگہ ہے۔ محل تو ایسا ہے کہ جیسے ایک موتی سے بنا ہوا ہے۔" وہ تعریفی کلمات خوش ہو ہو کر کہہ رہا ہے۔ اور میری یہ حالت کہ شدتِ جذبات سے بولا نہ جاتا تھا کہ اسی میں آنکھ کھل گئی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ ۔ (مبارکہ)

مجھ کو تو مرا تیرؔ الہام بہت ہے

مومن کی نگاہوں میں سبھی سوئی پڑی ہیں
ہر چند کہ بیداریٔ اقوام بہت ہے

آزادیٔ افکار سے ہیں ذہن گریزاں
اس دور میں پابندیٔ اوہام بہت ہے

ہر فرد جو آزاد خیالی میں ہے مسرور
آزاد بہت کم ہے تہِ دام بہت ہے

یہ رنگ کا، یہ نسل کا، یہ قوم کا بُت ہے
غرضیکہ فراوانیٔ اصنام بہت ہے۔

میں تیری رسد گاہ کے تاروں کو کروں کیا
مجھ کو تو مرا تیرؔ الہام بہت ہے

ہاں اور ذرا تیز قدم قافلے والو!
جانا ہے بڑی دُور ابھی کام بہت ہے

(عبدالمنان ناہید)

غلام رسول صاحب کہاں ہیں؟

حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ "غلام رسول صاحب جو ٹریکٹروں کا کام جانتے ہیں اور جلسہ پر حضور کو ملے بھی تھے۔ محمد آباد سٹیٹ میں بھی کام کر چکے ہیں فوری طور پر اپنے موجودہ پتہ سے اطلاع دیں کہ کہاں ہیں؟"

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

مسئلہ ختمِ نبوت پر ایک مختصر رسالہ

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

مسئلہ ختمِ نبوت کے متعلق موجودہ بحث اور اختلاف کے پیشِ نظر میرا ارادہ ہے کہ خدا کی توفیق سے ایک مختصر سا رسالہ لکھوں جس کا حجم کم و بیش چالیس صفحات کا ہو۔ اس کے متعلق میرے دل میں کچھ عرصہ سے بار بار تحریک ہو رہی تھی۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ یہ ایک خاص خدمت کا وقت ہے اور دینی خدمت خدا کے حضور زیادہ مقبول اور زیادہ موجبِ ثواب ہوا کرتی ہے جو زمانہ کی ضرورت اور وقت کے تقاضے کے مطابق ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ بعض دوستوں کی طرف سے بھی اس کے متعلق تحریک ہوئی ہے۔ پس اس دوہری تحریک کی بناء پر میں نے خدا کی توفیق سے اس رسالہ کی تصنیف کا ارادہ کر لیا ہے لہٰذا جو دوست اس مسئلہ کے کسی خاص پہلو کی زیادہ وضاحت ضروری سمجھتے ہوں (کیونکہ بیرونی دوستوں کو مخالفوں کے اعتراضوں کے سننے کا زیادہ موقع ملتا ہے) وہ مجھے اپنا سوال لکھ کر بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اس کے متعلق مجوزہ رسالہ کی تحریر کے وقت خیال رکھا جائے گا۔ بشرطیکہ یہ سوال ایسا ہو کہ اس کا جواب اختصار کے ساتھ دیا جا سکے۔ ورنہ طویل رسالہ کی اس وقت گنجائش نہیں اور نہ وہ موجودہ ماحول میں زیادہ مفید ہو سکتا ہے اور بڑی کتابوں کی اشاعت بھی مشکل ہوتی ہے۔

موجودہ تجویز کے مطابق یہ رسالہ انشاء اللہ ذیل کے سات حصوں میں تقسیم کیا جائے گا

(۱) پیش لفظ جس میں مسئلہ نبوت کے متعلق جماعت احمدیہ اور دوسرے موجود الوقت مسلمانوں کے نظریہ کے اختلاف کی حقیقت بیان کی جائے گی۔ یعنی یہ بتایا جائے گا کہ یہ اختلاف ہے کیا؟

(۲) تمہید جس میں یہ بتایا جائے گا کہ امکانی طور پر کسی اسلامی مسئلہ کا حل صرف چار ذریعہ سے ہی ہو سکتا ہے۔ ایک قرآن شریف کے ذریعہ۔ دوسرے حدیث کے ذریعہ۔ تیسرے گذشتہ علماء و بزرگان امت کے اقوال کے ذریعہ۔ اور چوتھے عقل کے ذریعہ۔

(۳) اس تقسیم کے مطابق انشاء اللہ سب سے پہلے قرآنی آیات کی روشنی میں مسئلہ ختم نبوت کا حل پیش کیا جائے گا۔

(۴) اس کے بعد احادیث نبوی کے مطابق اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے گی۔

(۵) پھر علماء و بزرگان امت کے اقوال پیش کئے جائیں گے

(۶) اور پھر عقل کے ذریعہ اس مسئلہ کی ضروری تشریح و توضیح درج کی جائے گی۔

(۷) سب سے آخر میں ایک مختصر سا خاتمہ ہوگا جو اس بیان پر مشتمل ہوگا کہ مسئلہ ختم نبوت کے متعلق نہ صرف جماعت احمدیہ کا نظریہ ہی صحیح اور درست ہے۔ بلکہ خدا کے فضل سے یہ نظریہ ایسا بلند اور ایسا ارفع اور ایسا شاندار ہے کہ انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ مسلمان اس نظریہ پر فخر کریں گے اور غیر مسلم اس کی وجہ سے اسلام کی طرف غیر معمولی رغبت پائیں گے۔

لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے افادۂ عام کی غرض سے اس رسالہ کو بہت مختصر رکھا جائے گا اور ہر عنوان کے ماتحت صرف ایک ایک دو دو دلیلوں سے زیادہ لکھنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ پس دوست اپنے سوالوں میں اختصار کے پہلو کو مدنظر رکھیں۔ اور اس کے علاوہ کوئی بات مشورہ کے طور پر ان کے خیال میں آئے تو وہ بھی لکھ دیں اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس رسالہ کو ایسے رنگ میں لکھنے اور ترتیب دینے کی توفیق دے جو اس کے دربار میں مقبول اور اس کی مخلوق کے لئے موجبِ ہدایت ہو۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ وھو الموفق المستعان فی کل حال۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ۔

تحریک جدید کے وعدے ساتھ کے ساتھ بھجواتے جائیں

آپ کی یہ کوشش بہت مبارک ہے کہ اپنی جماعت کے ہر فرد کو اس دفعہ تحریک جدید میں شامل کر کے چھوڑیں۔ مگر اس وجہ سے فہرست کو روکے رکھنا مناسب نہیں وعدے ساتھ کے ساتھ دفتر میں بھجواتے چلے جائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جامعہ احمدیہ احمد نگر میں مبلغین اسلام کے اعزاز میں دعوت

مورخہ ۸/۱ ۵۳ کو جامعہ احمدیہ احمد نگر کے اساتذہ و طلبہ کی طرف سے جامعہ احمدیہ میں مکرم مولوی کرم الہٰی صاحب ظفر مبلغ اسپین۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سندھی مبلغ گولڈ کوسٹ۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سیرالیون۔ مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغ گولڈ کوسٹ اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب مبلغ سیرالیون کے اعزاز میں زیر صدارت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ و سابق مبلغ بلاد عربیہ ایک عام اجتماع اور دعوت چائے کا انتظام کیا گیا۔ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے معزز مبلغین کو ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ان مجاہدین کا وجود جہاں ہمارے لئے فخر کا موجب ہے۔ کیونکہ یہ مجاہدین اسلام تمام احمدی جماعت کی طرف سے جہاد جیسے اہم فریضے کا سلسلے میں فرض کفایہ ادا کر کے واپس آئے ہیں۔ وہاں ان کا وجود حضرت نبی کریم صلعم اور مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ میری اُمت میں سے ہر زمانے میں تیری نیابت کرتے ہوئے فریضۂ تبلیغ اسلام کی ادائیگی کے لئے ایک قوم جہاد میں مشغول رہے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہی مستعد و مخلص جماعت اس اہم کام کے لئے عطا فرمانے کا وعدہ دیا تھا۔ جو کہ جماعت احمدیہ کے وجود اور خصوصاً ہمارے ان مجاہدین اسلام کے وجود میں پورا ہو رہا ہے۔ پس ان مجاہدین اسلام کا اسوۂ و نمونہ ہمارے لئے قابل تقلید و فخر ہے۔

اس کے بعد سب مبلغین نے باری باری اپنے ممالک میں تبلیغ اسلام کے دلچسپ حالات سنائے۔ اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ذریعہ یورپ و افریقہ جیسے مادہ پرست اور بے دین براعظموں میں اسلام کو سرعت سے پھیلا رہا ہے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کی بنیادیں مضبوط کر رہا ہے۔ اس موقع پر مکرم وکیل التبشیر صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ اور جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے علاوہ احمد نگر کے لوکل احباب بھی موجود تھے۔

آخر میں مولانا ابوالعطاء صاحب نے مختصر سے ریمارکس کے بعد دعا کرائی۔ اور اجتماع بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(ظہور حسین قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

ان کے متعلق کیا فتویٰ ہے

(مرسلہ سید ضیاء احمد صاحب ماڈل ٹاؤن — لاہور)

بعض مخالفین حضرت مسیح موعودؑ پر یہ الزام لگاتے ہیں۔ کہ حضور نے علماء کے متعلق سخت الفاظ استعمال کئے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ حضور نے صرف علماء سوء کو ہی سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ لیکن وہ مندرجہ ذیل عبارت کا کیا جواب دینگے یہ روایت مولویوں کے ہی رسالہ میں چھپی ہے۔

"حضرت مخدوم پاکؒ ایک دن جمعہ کی نماز کے واسطے جامع مسجد میں تشریف لے گئے۔ تو سب سے پہلی صف میں معہ ہمراہیوں کے بیٹھ گئے جب علماء کرام تشریف لائے۔ اور اپنی جگہ خالی نہ پائی۔ تو رنج و غم کی وجہ سے برافروختہ ہوئے اور کہنے لگے۔ یہ جگہ ہمارے واسطے مقرر ہے۔ یہاں سے اٹھ جاؤ۔ اور آخری صف میں جا کر بیٹھو۔ وجاہت پرست علماء کی چیخ و پکار سن کر مخدوم پاکؒ بے قرار ہو گئے۔ اور ایک نہایت جلالت آفرین تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ اے نفس کے بندو! کیا ان ہی اخلاق کے ساتھ تم نائب رسول ہو؟ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ تم یہودیوں سے بدتر ہو۔ تمہارا ایمان عالم نزع میں ہے۔ تم خدا اور اس کے رسولؐ کے محبوب نہیں۔ بلکہ شیطان کے محبوب ہو۔ کیا اسلام نے شخصیت پرستی اور وجاہت پسندی کی بنیادیں نہیں ہلا دیں۔ کیا اس نے غرور کا تختہ نہیں اُلٹ دیا۔ کیا اس نے اہل وجاہت کو مرتبہ و قدر سے گرا کر عام انسانی سطح پر قائم نہیں کیا۔ کیا اُس نے غریبوں کو خاک ذلت سے اٹھا کر ارباب حکومت کے پہلو بہ پہلو کھڑا نہیں کیا؟ اگر یہ سچ ہے۔ تو پھر انسانی جباریت کا مظاہرہ کیوں ہے۔ ہمارے صف اوّل میں شریک ہونے کی وجہ سے تمہارے چہرے درندوں کی طرح خونخوار کیوں بن گئے۔ اور تم نے اللہ کے گھر میں یہ طوفان بے تمیزی کیوں برپا کیا؟

اس جلالت آفرین تقریر کو سن کر فرزندان توحید بے حد متاثر ہوئے۔ لیکن یہودی صفت علماء کی طرف سے برابر مخالفت جاری رہی حضرت مخدوم پاکؒ نے قہر آفرین نگاہوں سے مجرموں کی طرف دیکھا۔ وہ جل کر خاک سیاہ ہو گئے۔ اس ہولناک واقعہ کے بعد پھر کسی نے آپ کی مخالفت نہیں کی۔ ...."

(منقول از ماہنامہ آستانہ دہلی دسمبر صفحہ ۶۳)

تعلیم الاسلام کالج کی کامیابی

مورخہ ۲/۱ ۵۳ کو مغل پورہ زمان ریلوے انسٹیٹیوٹ ان دی کلب چیمپئن شپ کے مقابلہ میں تعلیم الاسلام کالج کی رونگ ٹیم نے ٹیم ایس۔ آر۔ بھری اے سائڈ میں تمام کالجوں کو شکست دی۔ تعلیم الاسلام کالج کی یہ ٹیم گذشتہ دو سال سے اس ٹورنامنٹ کی چیمپئن رہی ہے۔ ٹیم کے کھلاڑی مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کیپٹن خادم اسد (۲) جنرل سیکرٹری چوہدری خورشید احمد قمر (۳) محمود احمد (۴) چوہدری نثار احمد سرگودھی (۵) انور مبشر (۶) سید ظفر محمود

(جنرل سیکرٹری)

ولادت

برادرم مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی کے ہاں مورخہ ۳۱ جنوری بروز ہفتہ لڑکا تولد ہوا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور لمبی عمر عطا کرے۔ (خاکسار سلطان احمد طاہر)

حکومت پاکستان کو انتباہ

(منقول از درِ نجف یکم فروری ۱۹۵۳ء)

آج کل آئین نو کے متعلق ملک بھر میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ دستوری سفارشات پر ہزارہا نکتہ چینیاں ہو چکی ہیں۔ اور یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں۔ دستور اساسی کے متعلق حکومت کو نہایت سوچ سمجھ کر قدم رکھنے کی وارننگ ہو رہی ہے۔ کیونکہ یہ نہایت ہی نازک مرحلہ ہے۔ اگر اس موقعہ پر کوئی قدم غلطی سے اٹھایا گیا۔ تو اس کے نتائج ملک و ملت کے لئے نہایت خطرناک ہونگے۔

مزید برآں پاکستان بھر میں بعض ملاؤں کی کمینوں نے شیعیان حیدر کرار کے خلاف نہایت دیدہ دلیری سے زبان و قلم کا جہاد شروع کر رکھا ہے۔ یہ وہ سازش ہے جس کا سراغ لگانا حکومت کا فرض ہے۔ کیونکہ یہ سلسلہ بہت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ انگریز کے دور حکومت میں ملاؤں کا یہ مشغلہ تکفیر و تفسیق برابر جاری رہا۔ لیکن پاکستان بن چکنے کے بعد اس میں وہ حیرت انگیز ترقی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ کہ اسلامی تہذیب و تمدن کی گردن ندامت سے جھک جاتی ہے۔ اور اس خشنلہ کی ذمہ دار پاکستان میں ایک۔ اور صرف ایک خاص جماعت ہے۔ جو منظم طور پر مسلمانان ملک میں افتراق و تشتت پیدا کر کے معلوم نہیں کن نتائج و فوائد کی منتظر ہے۔

یہ امر ناممکن نہیں۔ کہ ملاؤں کا یہ قلمی جہاد مسلمانان پاکستان کے اذہان میں انقلاب پیدا کر کے کسی عظیم فتنہ کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

چنانچہ ہم شروع ہی سے لگاتار حکومت پر اس امر کو واضح کرتے چلے جا رہے ہیں۔ ملائیت کا جہاد آج کل یہاں تک ترقی کر گیا ہے۔ کہ ان کے طائفے شہر بہ شہر، قصبہ بہ قصبہ اور قریہ بقریہ گشت کر رہے ہیں۔ اور ان میں سے بعض تو مبتلائے شکم پروری ہیں جو چھوٹے چھوٹے دیہات میں گھوم گھام کر گلی کوچوں میں صدا بلند کرتے نظر آتے ہیں کہ: ؎

"حصہ پر ٹھوالو"۔ اور اس مبارک نام اور مبارک مقام یعنی مساجد کے منابر عوام الناس کو اشتعال انگیزی کی تعلیم دے کر اپنی اسلام دوستی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور بیشتر حصہ ان ملاؤں کا ہے جو ایک منظم مشن کے ماتحت خفیہ۔ سُنّی جنگ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بعض اخبارات باہمی سمجھوتہ کے پیش نظر اس "اسلامی خدمت" کو سرانجام دے رہے ہیں۔

غرض ان تمام خطرناک کارروائیوں کے بعد پاکستان کے لئے جو امر عظیم نظر آ رہا ہے۔ وہ امور سلطنت میں ملا ازم کا دخل و اشتراک ہے۔ کیونکہ ہر ایک سیاسی امر میں کسی نہ کسی "مولوی صاحب" کا اسم گرامی ضرور اشتراک معلوم ہوتا ہے۔ اور پاکستان کا اکثر عوامی طبقہ جو تاریخ گذشتہ سے واقف ہے۔ دن بدن سہما جا رہا ہے۔ کہ خدانخواستہ پاکستان گذشتہ عہد کی یاد کو تازہ نہ کرے۔

لہٰذا ہم نہایت صاف دلی سے حکومت کو انتباہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس نئی سلطنت اسلامیہ کو "ملا ازم" سے بچائے رکھیں۔

دنیا کا ہر ایک حقیقت شناس اس امر سے ناآشنا نہیں۔ بلکہ لاکھوں کروڑوں اہل ادراک انسان کو اس کا تجربہ بہ مشاہدہ حاصل ہے۔ کہ اس گروہ کے جذبات و اخلاق کس حد تک منتہی ہوا کرتے ہیں۔

اسلام میں قدیم الایام سے فتنہ و فساد اور تیر و تلوار کے جس قدر دروازے کھولے گئے اس کا ذمہ دار یہی گروہ ہے۔ جو مسائل شرعیہ کے بعد جب سیاسیات میں قدم رکھتا ہے۔ تو بس خدا کی پناہ۔ اللہ تعالیٰ کی ضعیف اور بے گناہ مخلوق کو امن و امان کا مختصر وقت اگر مل سکتا ہے۔ تو صرف اسی گروہ کے عدم وجود سے۔

زمین خدا آج تک خون انسانی سے سرخ دکھائی دے رہی ہے۔ جس کی وجہ صرف "ملا ازم" کی تشدد پسندی اور جفا طبعی ہے۔ اور اسلام خدا کا پاک اور پسندیدہ دین ہے۔ لیکن اس برگزیدہ منشائے الٰہی کو وقف ملائیت کرنا کسی عقل و ادراک کا کام نہیں ہے۔ ہر ایک مسلمان مسلمان ہے۔ اور خدا کا دین وقف "مولویوں" نہیں۔ قرآن کریم نے صاف فرما دیا "قد تبین الرشد من الغی" یعنی گمراہی سے ہدایت الگ ہو چکی ہے۔ ہم مکرر اس امر کی توضیح کرتے ہیں۔ کہ "ملا ازم" سے ہماری مراد وہ ملا لوگ ہیں۔ جو مسلمانوں کو مل کر بیٹھنے نہیں دیتے۔ اور انہیں سوائے مسئلہ تکفیر و تفسیق کے کچھ یاد ہی نہیں۔

بلکہ وقت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک دین کو جو امن و امان کا پیغام اور سلامتی کا گہوارہ ہے۔ اس ملا ازم سے پاک کر ملائے۔ اور اگر پاکستان نے اس بیماری کا علاج نہ کیا۔ تو بنی نوع انسان کو پاکستان سے کیا حاصل ہوا؟

اعلان دارالقضاء

ماسٹر عبدالکریم صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اپنے والد میاں خیرالدین صاحب مرحوم کی دفتر محاسب میں امانتی رقم مبلغ ستر روپے و للہ علمتے کی دارالقضاء میں درخواست دی ہے۔ اگر رقم مذکور سائل کو دینے پر کسی کو اعتراض ہو تو وہ ہفتہ کے اندر اطلاع دے۔ ورنہ میعاد معینہ گذرنے پر فیصلہ کر دیا جائیگا۔ (ناظم دارالقضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایشیا کے تمام اشتراکی لیڈر پیکنگ میں جمع ہونگے

ٹوکیو ۲ر فروری تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ایشیا کے تمام اشتراکی لیڈروں کو پیکنگ کے ہنگامی اجلاس میں شرکت کرنے کے لئے فوراً طلب کیا گیا ہے۔ اس اجلاس کی صدارت ماؤزے تنگ کریں گے۔ اس اجلاس میں مشرق بعید میں امریکی صدر آئزن ہاور کے متوقع زبردست حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے منصوبہ مرتب کیا جائے گا۔

اطلاعات مظہر ہیں کہ کانفرنس میں شمالی کوریا کے وزیر اعظم کم ال سونگ، ویت منہ کے لیڈر ہوچی منہ اور جاپانی اشتراکی لیڈر یوچی توکودہ بھی شریک ہوں گے۔ یہ لیڈر دو سال قبل جاپان سے غائب ہو گیا تھا۔

ماؤزے تنگ عنقریب پھر ماسکو جانیوالے ہیں۔ لیکن ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ پیکنگ کے اجلاس سے پہلے جائیں گے یا اس کے بعد (اسٹار)

مسٹر بٹلر واشنگٹن جائینگے

لندن ۲ر فروری "دسنڈے ٹائمز" کا نامہ نگار واشنگٹن سے رقمطراز ہے کہ آئزن ہاور کی انتظامیہ نے کسی قدر لیت و لعل اور ہچکچاہٹ کے بعد برطانیہ کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے کہ برطانی وزیر خزانہ مسٹر بٹلر کی قیادت میں آئندہ ماہ ایک وفد واشنگٹن جا کر حکومت امریکہ کو ان اقتصادی تجاویز سے روشناس کرائے جو حالیہ دولت مشترکہ کی کانفرنس نے منظور کی تھیں۔

امریکہ کے نئے وزیر خارجہ مسٹر فاسٹر ڈلز کل لندن پہنچنے کے بعد وفد کو دعوت دیں گے۔ اور پھر حتمی تاریخ کا تعین کیا جائے گا

نامہ نگار کا بیان ہے کہ وفد کی بات چیت کا دائرہ پہلی توقعات کی نسبت بہت محدود ہوگا (اسٹار)

آسٹریلیا میں زیادہ گندم پیدا ہونیکی توقع

ملبورن ۲ر فروری۔ اس سیزن میں آسٹریلیا میں گندم کی پیداوار کے تازہ ترین تخمینہ میں پہلے کی نسبت زیادہ پیداوار ہونے کی توقع ہے۔ توقع ہے کہ سال رواں میں گذشتہ سال سے ۱۵،۰۰،۰۰۰ بشل زیادہ یعنی ۱۲،۵۰،۰۰،۰۰۰ بشل گیہوں پیدا ہوگی۔

اس سال کم رقبے میں گندم بوئی گئی تھی لیکن اسکے باوجود اتنی مقدار حاصل ہونے کی قوی امید ہے۔ کاشتکاروں کے جدید ترین طریقوں اور عین وقت پر بارش ہو جانے سے فصلوں کی حالت بہت عمدہ ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

مصر کی "محاذ آزادی" نے اپنا منشور شائع کر دیا

قاہرہ ۲ر فروری۔ مصر کی نئی جماعت "محاذ آزادی" نے جو ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کو ختم کرنے کے بعد قائم کی گئی ہے۔ اپنا منشور شائع کر دیا ہے۔ منشور میں وادی نیل کو غیر ملکی افواج سے غیر مشروط طور پر خالی کرانا بھی شامل ہے

"محاذ آزادی" کی طرف سے جو منشور شائع کیا گیا ہے اس میں وادی نیل کو ہر قسم کے سامراجیت سے نجات دلانے اور سوڈانیوں کو اپنی مرضی کے مطابق اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق دلانے کا پروگرام شامل ہے

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ریل کا رستہ کھولدیا جائیگا

نئی دہلی۔ ۲ فروری ٹائمز آف انڈیا کی اطلاع کے مطابق پاکستان اور ہندوستان کی پاسپورٹ کانفرنس میں مغربی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ریل کا راستہ کھولنے کا اصولی سمجھوتہ طے ہو گیا ہے۔ اسکے علاوہ کانفرنس میں ایک اور اہم مسئلہ پر بھی سمجھوتہ ہو گیا ہے جس کے تحت پاکستان اور بھارت کے بہت سے حصوں کو سفری پابندیوں سے آزاد کر دیا گیا ہے۔ اب ان حصوں میں موجودہ پاسپورٹ اور ویزا سسٹم کے تحت سفر کی اجازت ہوگی۔

معلوم ہوا ہے کہ کانفرنس میں اس بات کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ مشرقی اور مغربی بنگال، تریپورہ اور آسام کی سرحدوں پر رہنے والے باشندوں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کلاس اے کا ویزا دے سکتے ہیں۔ آجکل ویزا حاصل کرنے میں جو تاخیر ہوتی ہے اس رعایت کا مقصد اسے کم کرنا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں میں دو اور ویزا دفتر کھولے جائیں گے۔ ہندوستان میں یہ دفتر بمبئی اور شیلانگ (آسام) میں کھولے جائینگے پاکستان میں حیدرآباد (سندھ) اور مشرقی پاکستان کے شمالی حصہ غالباً لال منیرہاٹ میں یہ دفاتر قائم کئے جائیں گے

ابھی دونوں حکومتوں کی طرف سے ان سمجھوتوں کی توثیق ہونا باقی ہے

ابھی کچھ مسائل ایسے ہیں، جن پر سمجھوتہ ممکن نہ ہو سکا اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہیں دونوں حکومتوں کے مشورے کے لئے ملتوی کر دیا گیا